روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
منگل 11 مارچ 2014ء 9 جمادی الاول 1435 ہجری 11 /امان 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 57

سچا فیصلہ کرنے والا

تو کہہ دے اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! غیب اور حاضر کو جاننے والے! تو ہی اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کرے گا (ہر) اس معاملہ میں جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔

(الزمر :47)

باہمی رواداری اور مذہبی آزادی کی اعلیٰ قدروں کی پہچان کیلئے مذاہب عالم امن کانفرنس برطانیہ کے احوال، حضور کا خطاب اور مہمانوں کے خیالات

خدا تعالیٰ کی باتیں پرانے قصے نہیں بلکہ وہ آج بھی زندہ ہے اور اپنے نیک بندوں سے بولتا اور نشان دکھاتا ہے

امام جماعت احمدیہ نے اپنے خطاب میں یہ ثابت کیا کہ دین حق اور قرآنی تعلیمات شدت پسندی کی بجائے قیام امن پر زور دیتی ہیں۔ تاثرات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 7 مارچ 2014ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 7 مارچ 2014ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر نشر کیا گیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ تین ہفتے پہلے جماعت احمدیہ یوکے نے برطانیہ میں جماعت کے 100 سال مکمل ہونے پر ایک بین المذاہب کانفرنس منعقد کی جس کی جماعت احمدیہ نے میزبانی کی اور اس کے علاوہ یہودی، عیسائی، بدھ مت، ہندومت، زرتشتی، سکھ ازم اور بہائی وغیرہ کی نمائندگی تھی۔ اسی طرح بعض سیاستدانوں اور ہیومن رائٹس والوں کو بھی اپنے خیالات کا موقع دیا گیا۔ یہ تقریب یہاں کے سب سے پرانے اور روایتی گلڈ ہال میں منعقد ہوئی۔ ایم ٹی اے پر بھی یہ پروگرام دکھایا گیا تھا۔ الفضل کی رپورٹ میں انشاء اللہ اس پروگرام کی تاریخی حیثیت کا ذکر ہو جائے گا۔ فرمایا کہ آج کے اس خطبہ میں اس تقریب کے بارے میں کچھ بتاؤں گا۔ مگر ایم ٹی اے پر جب یہ دوبارہ نشر ہو تو احمدیوں کو یہ پروگرام دیکھنا چاہئے۔ یہ ایک اچھی بھرپور قسم کی تقریب تھی۔

حضور انور نے اس کانفرنس میں مقررین کی تقاریر کا خلاصہ بیان فرمایا۔ معزز مہمانوں نے اپنی تقاریر میں اس بات کا اظہار کیا کہ آج کی تقریب سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا وجود ہے۔ اب وقت آ گیا ہے کہ ہم انسانیت کی بہتری کے لئے دوبارہ مذہب کی طرف رخ کریں۔ تمام مذاہب باہم محبت، رواداری اور صبر و سکون کا درس دیتے ہیں۔ اس لئے باوجود اختلاف عقائد کے ہمیں ہر مذہب کے پیروکار کی عزت کرنی چاہئے۔ آئیں ہم سب مل کر ظلم و تشدد کی مذمت کریں اور محبت کے وہ بیج بوئیں جن سے تمام عالم میں محبت کے چشمے پھوٹ پڑیں۔ اس وقت دنیا کو اس قسم کے جلسوں کی شدید ضرورت ہے۔ اس محفل کی خاص بات یہ ہے کہ دنیا بھر سے مختلف مذاہب کے نمائندگان اکٹھے ہو کر دنیا میں امن کے قیام کے لئے بات کر رہے ہیں۔ یہ کانفرنس جماعت احمدیہ کی وسعت حوصلہ، کشادہ دلی، کشادہ نظری اور اعلیٰ اخلاق کی آئینہ دار ہے۔ آج کی تقریب باہمی رواداری اور مذہبی آزادی کی اعلیٰ قدروں کی پہچان کے لئے منعقد کی گئی ہے یہ اوصاف ہی دراصل آپ کی جماعت کے بنیادی اصول ہیں۔ وزیر اعظم برطانیہ نے اس پروگرام پر دلی مبارکباد پیش کی اور جماعت احمدیہ انگلستان کی بے مثال خدمت خلق کو سراہا اور کہا کہ آپ لوگ بین المذاہب امن کانفرنس کے انعقاد کے ساتھ حالیہ سیلاب میں مصیبت زدہ لوگوں کی امداد بھی کر رہے ہیں۔

حضور انور نے اس بین المذاہب امن کانفرنس میں جو خطاب فرمایا اس کا خلاصۃً ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ انسانوں کی اصلاح ہو اور انسان خدا تعالیٰ کا بھی اور اس کی مخلوق کا بھی حق ادا کرنے والے ہوں۔ خدا تعالیٰ دنیا میں اپنے برگزیدہ لوگ بھیج کر اس بات کو رائج کرنا چاہتا ہے کہ انسان روحانیت کے اعلیٰ معیار قائم کرتے ہوئے خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرے اور اس کا حق ادا کرے۔ حضور انور نے آنحضرت ﷺ کے رحمۃ للعالمین ہونے اور آپؐ کی امن کی تعلیم پر روشنی ڈالی۔ حضور انور نے فرمایا کہ جس طرح ایمان والوں کے بگڑنے کی پیشگوئی پوری ہوئی، اسی طرح ان کی روحانی حالت کی بہتری کی پیشگوئی بھی پوری ہوگی جو مسیح موعود کی آمد کے ساتھ ہونی تھی۔ مسیح موعود بانی جماعت احمدیہ کی صورت میں آ گئے انہوں نے اپنے ماننے والوں میں دین حق کی حقیقی تعلیم کو رائج کیا ایک جماعت قائم فرما دی جو حقیقی دین پر عمل کر رہی ہے۔ حضور انور نے حضرت مسیح موعود کی تین پیشگوئیاں اور ان کی صداقت بیان فرمائی۔ حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد خلافت احمدیہ کے ذریعہ آپ کا مشن آگے بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ بانی جماعت احمدیہ نے ہمیں یہ ادراک پیدا فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی باتیں پرانے قصے نہیں بلکہ وہ خدا آج بھی زندہ ہے اور اپنے نیک بندوں سے بولتا اور نشان دکھاتا ہے۔

حضور انور نے اس مذاہب عالم امن کانفرنس میں اپنے خطاب کے بارے میں غیروں کے تبصرے اور نیک تاثرات کا بھی ذکر فرمایا۔ ایک نے یہ اظہار کیا کہ امام جماعت احمدیہ نے بڑے واشگاف الفاظ میں یہ ثابت کیا ہے کہ دین حق اور قرآن کی تعلیمات شدت پسندی کی بجائے امن کے قیام پر زور دیتی ہیں۔ ایک نے کہا کہ ہمیشہ کی طرح اس کانفرنس کی بہترین تقریر خلیفہ وقت کی تھی۔ یقیناً مختلف مذاہب کے لوگوں کا اکٹھا کر دینا اور ان سے ان کے مذہب کی بات سننا ایک بہت ہی جرأتمندانہ اور قابل قدر اقدام ہے، ایک بہت بڑی کامیابی ہے۔ پھر ایک اور مہمان نے اپنے تاثرات میں کہا کہ میں مرزا مسرور احمد صاحب کے الفاظ سے بہت محظوظ ہوا ہوں انہوں نے جنگ و جدل سے آزاد ایک پُرامن معاشرے کے قیام کے حوالے سے بات کی ہے اور ان حکومتوں کی مذمت کی ہے جو دفاع کے نام پر اسلحہ کو انسانیت پر ترجیح دیتی ہیں۔ حضور انور نے ان تبصروں کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کرے کہ دنیا اپنے پیدا کرنے والے کی طرف رجوع کرے اور اسے پہچانے۔ حضور انور نے آخر پر بعض اسلامی ممالک جہاں مسلمان ظلم و تشدد اور بربریت کا نشانہ بن رہے ہیں۔ ان کے لئے دعا کی تحریک فرمائی۔

رات دن کتابُ اللہ ہی کو پڑھو

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

☆ ’’سب کتابیں چھوڑ دو اور رات دن کتابُ اللہ ہی کو پڑھو۔‘‘

☆ ’’ہماری جماعت کو چاہیے کہ قرآن کریم کے شغل اور تدبر میں جان و دل سے مصروف ہو جائیں‘‘۔

☆ ’’اس وقت قرآن کریم کا حربہ ہاتھ میں لو، تمہاری فتح ہے۔ اِس نور کے آگے کوئی ظلمت ٹھہر نہ سکے گی۔‘‘

(ملفوظات، جلد اول، صفحہ 386)

فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ میں

انگلش ڈیسک کا قیام

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ میں انگلش ڈیسک کے قیام کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ اس ڈیسک کا بنیادی مقصد حضرت مصلح موعود کی اردو کتب کا انگریزی میں ترجمہ کرنا ہے۔ اگر کوئی دوست جو ماڈرن انگلش جانتے ہوں اور حضرت مصلح موعود کی کتب کا طوعی طور پر ترجمہ کرنے کے خواہشمند ہوں تو براہ کرم وہ مندرجہ ذیل نمبرز یا Email پر رابطہ کریں۔

فون نمبر: 03317987715

0476212439

Email:ffenglishdesk@gmail.com

(فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

خطبہ جمعہ

ہمیں اس بات کو جاننے کی ضرورت ہے اور جائزے کی ضرورت ہے کہ ہم دیکھیں کہ ہم میں سے کتنے ہیں جنہیں یہ شوق ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں تا کہ اللہ تعالیٰ کا قرب مستقل طور پر حاصل ہو۔ ہم میں سے کتنے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ پیار کا سلوک کرتے ہوئے دعاؤں کے قبولیت کے نشان دکھاتا ہے، اُن سے بولتا ہے۔ حضرت مسیح موعود کو مان کر یہ معیار حاصل کرنا یا حاصل کرنے کی کوشش کرنا ہر احمدی کا فرض ہے

لوگ دنیاوی باتوں میں نقل کرتے ہیں اور اُس کے حصول کے لئے یا تو عزتِ نفس کو داؤ پر لگا دیتے ہیں یا دیوالیہ ہو کر اپنی جائیداد سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ کیا وجہ ہے کہ ہم اس نقل کی کوشش نہیں کرتے جو نیکیوں میں بڑھانے والی چیز کی نقل ہے

یہ بات عام طور پر بتانے کی ضرورت ہے کہ اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق سے جڑ کر اللہ تعالیٰ سے قرب کا تعلق پیدا کیا جا سکتا ہے

نیکیوں کو حاصل کرنے کی تڑپ، اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کی تڑپ ہماری جماعت میں عام ہو جائے تو ایک بہت بڑا طبقہ ایسا پیدا ہو سکتا ہے جو گناہ کو بہت حد تک مٹا دے گا۔ یا جماعت کا اکثر حصہ ایسے لوگوں پر مشتمل ہو گا اور ہو سکتا ہے جو گناہوں پر غالب آ جائے

بعض نو احمدیوں کے اپنی زندگیوں میں پاکیزہ انقلاب اور تعلق باللہ اور الٰہی نصرت و تائید کے ایمان افروز واقعات کا تذکرہ

مربیان کو بھی اور عہدیداران کو بھی بار بار جھوٹ سے بچنے کی تلقین کرنی ہوگی۔ بار بار یہ ذکر کرتے چلے جانا ہوگا کہ کوئی گناہ بھی بڑا اور چھوٹا نہیں ہے گناہ گناہ ہے اور اس سے ہم نے بچنا ہے۔ لیکن تلقین کرنے والوں کو بھی یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اُن کی اپنی حالت بھی ایسے معیار کی ہو جہاں وہ اپنی قوتِ ارادی کے اعلیٰ معیاروں کی تلاش میں ہوں اور عملی طور پر بھی اُن کے عمل اور علم میں مطابقت پائی جاتی ہو

مکرمہ نواب بی بی صاحبہ آف مانگٹ اونچا اور مکرم شیخ عبدالرشید شرما صاحب آف شکار پور سندھ کی وفات۔ مرحومین کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 24 جنوری 2014ء بمطابق 24 صلح 1393 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح۔ لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

آج بھی گزشتہ خطبہ کا مضمون ہی جاری رہے گا۔ پہلے جو باتیں ہوئیں اُن کی مزید وضاحت یا اُن کے بہترین نتائج کے حصول کے لئے کوشش کے مزید راستے کیا ہیں، طریق کیا ہیں، جن سے ہم جماعت کے ایک بڑے حصہ میں بہتری پیدا کر سکتے ہیں۔ اس بارے میں آج کچھ بیان ہو گا۔

گزشتہ دو خطبات میں اس بات کا تفصیل سے ذکر ہوا اور یہ ذکر ہونے کی وجہ سے ہم پر یہ بات واضح ہو گئی کہ عملی اصلاح کے لئے تین باتیں انسان میں پیدا ہو جائیں تو عملی اصلاح جلد اور بہتر طور پر ہو سکتی ہے۔ یعنی قوتِ ارادی کا پیدا ہونا جو دین کے حوالے سے اگر دیکھی جائے تو ایمان میں مضبوطی پیدا کرنا ہے۔ دوسرے علمی کمی کو دور کرنا اور تیسرے قوتِ عملی کی کمزوری کو دور کرنا۔ جیسا کہ میں نے کہا آج میں بعض اَور پہلو بیان کروں گا جن کو حضرت مصلح موعود نے تفصیل سے بیان کیا ہے، اس میں سے کچھ کچھ پوائنٹ مَیں لیتا ہوں۔

لیکن اس بارے میں آج جو باتیں ہوں گی اس کے لئے میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ **ہمارے مربیان، ہمارے علماء اور ہمارے وہ عہدیداران اور امراء جن کو نصائح کا موقع ملتا ہے یا جن کے فرائض میں یہ داخل ہے اور ان عہدیداروں میں ذیلی تنظیموں کے عہدیدار بھی شامل ہیں، خاص طور پر ان باتوں کو سامنے رکھیں** تا کہ جماعت کے افراد کی عملی اصلاح میں اپنا کردار بھرپور طور پر ادا کر سکیں۔

اس بارے میں بہت سی باتیں مَیں جماعت کے سامنے وقتاً فوقتاً پیش کرتا رہتا ہوں اور ایم ٹی اے کی نعمت کی وجہ سے جماعت کے افراد جہاں کہیں بھی ہیں اگر وہ ایم ٹی اے کے ذریعہ سے رابطہ رکھتے ہیں تو میری باتیں سن لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُن پر اثر بھی ہوتا ہے یا کم از کم اچھی تعداد میں لوگوں پر اثر ہوتا ہے۔ لیکن مربیان، امراء اور عہدیداران کا کام ہے کہ اپنے پروگرام اس نہج سے رکھیں کہ یہ پیغام اور اس بنا پر بنائے ہوئے پروگرام بار بار جماعت کے سامنے آئیں تا کہ ہر احمدی کے ذہن میں اُس کا دائرہ عمل اچھی طرح واضح اور راسخ ہو جائے۔ پس یہ بہت اہم چیز ہے جسے اُن سب کو جن کے سپرد ذمہ داریاں ہیں اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔

اصلاح کے ذرائع کا جو سب سے پہلا حصہ ہے، جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے وہ قوت ارادی کی مضبوطی ہے۔ یا دوسرے لفظوں میں ایمان ہے جس کے پیدا کرنے کے لئے انبیاء دنیا میں آتے ہیں اور وہ انبیاء تازہ اور زندہ معجزات دکھاتے ہیں۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ہماری جماعت کے پاس تو اللہ تعالیٰ کے تازہ بتازہ نشانات کا اتنا وافر حصہ ہے کہ اتنا سامان کیا، اس سامان کے قریب قریب بھی کسی اور کے پاس موجود نہیں اور (دین حق) کے باہر کوئی مذہب دنیا میں ایسا نہیں جس کے پاس خدا تعالیٰ کا تازہ بتازہ کلام، اُس کے زندہ معجزات اور اُس کی ہستی کا مشاہدہ کرانے والے نشانات موجود ہوں، جو انسانی قلوب کو ہر قسم کی آلائشوں سے صاف کرتے اور اللہ تعالیٰ کی معرفت سے لبریز کر دیتے ہیں۔

لیکن باوجود اس ایمان کے اور باوجود ان تازہ اور زندہ معجزات کے پھر کیوں ہماری جماعت کے اعمال میں کمزوری ہے؟

اس کے متعلق حضرت مصلح موعود نے اپنے خیال کا یہ اظہار فرمایا ہے کہ وجہ یہ ہے کہ سلسلہ کے علماء، مربیان اور واعظین نے اس کو پھیلانے کی طرف خاص توجہ نہیں دی۔ حضرت مصلح موعود کی یہ

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

بات جس طرح آج سے پچھتر، چھہتّر سال پہلے صحیح تھی، آج بھی صحیح ہے اور اس پر غور کرنے کی ضرورت ہے اور جوں جوں ہم حضرت مسیح موعود کے زمانے سے دُور جا رہے ہیں، ہمیں اس طرف مکمل planning کر کے توجہ کی ضرورت ہے۔ پس آپ کا یہ فرمانا آج بھی قابلِ توجہ ہے کہ کیا وجہ ہے کہ وفاتِ مسیح پر جس شدّ و مد سے تقریریں کرتے ہیں یا معترضین کے اعتراضات پر حوالوں کے حوالے نکال کر اُن کے یعنی اُن معترضین کے بزرگوں کے جو اقوال ہیں، معترضین کے سامنے ہم پیش کرتے ہیں اور اُن کا منہ بند کر دیتے ہیں۔ اتنی کوشش جماعت کے افراد کے سامنے جماعت کی صحیح تعلیم پیش کرنے کی نہیں ہوئی یا کم از کم علماء کی طرف سے نہیں ہوتی۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہماری جماعت میں ایسے لوگ تو مل جائیں گے جو وفاتِ مسیح کے دلائل جانتے ہوں یا (-) کے اعتراضات کے منہ توڑ جواب دے سکتے ہوں۔ یہاں بھی آپ دیکھیں کہ بعض چینلز پر یا انٹرنیٹ پر (-) جو اعتراض کرتے ہیں اُن کے جواب اور بعض دفعہ بڑے عمدہ اور احسن رنگ میں جواب ایک عام احمدی بھی دے دیتا ہے۔ مجھے بھی بعض لوگ ٹی وی کے حوالے سے اپنی گفتگو کے بارے میں رپورٹ بھجواتے ہیں اور اپنے جوابات بھی لکھتے ہیں اور اُن کے جواب بھی اکثر اچھے اور علمی ہوتے ہیں۔

پس اس لحاظ سے تو ہم ہتھیاروں سے لیس ہیں مگر ایسے لوگ بہت کم ملیں گے جنہیں یہ علم ہو کہ حضرت مسیح موعود نے ہمارے سامنے اللہ تعالیٰ کو کس رنگ میں پیش کیا؟ آپ نے معرفت اور محبت الٰہی کے حصول کے کیا طریق بتائے؟ اُس کا قرب حاصل کرنے کی آپ نے کن الفاظ میں تاکید کی؟ خدا تعالیٰ کے تازہ کلام اور اُس کے معجزات و نشانات آپ پر کس شان سے ظاہر ہوئے؟

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 451-450 خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 10 جولائی 1936ء مطبوعہ فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

اس لئے بعض دفعہ ایسا بھی ہو جاتا ہے کہ ایک شخص وفاتِ مسیح کا تو قائل ہوتا ہے، اُس کی دلیل بھی جانتا ہے۔ ماں باپ کی وراثت میں اُسے احمدیت بھی مل گئی ہے لیکن ان باتوں کا علم ہونے کے باوجود، کہ یہ سب کچھ جانتا ہے، دوسری طرف ان باتوں کا علم نہ ہونے کی وجہ سے ایمانی کمزوری پیدا ہو جاتی ہے جو ابھی میں نے کیں کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت یا خدا تعالیٰ کے تازہ کلام کے معجزات و نشانات یا قرب حاصل کرنے کے طریق، اس کا علم نہیں ہوتا اس لئے کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔ ایمان بھی ڈانوا ڈول ہونے لگتا ہے اور عملی کمزوریاں بھی پیدا ہو جاتی ہیں۔

پس بیشک وفاتِ مسیح کے مسئلے میں تو ایک شخص بڑا پکا ہوتا ہے لیکن اس مسئلے کے جاننے سے اُس کی عملی اصلاح نہیں ہو سکتی۔ اس لئے اس پہلو سے جماعت میں بعض جگہ کمزوری نظر آتی ہے۔ پس جب تک ہماری جماعت کے علماء، مربیان اور وہ تمام امراء اور عہدیداران جن کے ذمہ جماعت کے سامنے اپنے نمونے پیش کرنے اور اصلاح کے کام بھی ہیں، اس بات کی طرف ویسی توجہ نہیں کرتے جیسی کرنی چاہئے اور جماعت کے ہر فرد کو حضرت مسیح موعود کی بعثت کے مقصد کے ساتھ جوڑنے کی کوشش نہیں کرتے جو کوشش کرنے کا حق ہے، اُس وقت تک جماعت کا وہ طبقہ جو قوتِ ارادی کی کمزوری کی وجہ سے عملی اصلاح نہیں کر سکتا، جماعت میں کثرت سے موجود رہے گا۔

ہمیں اس بات کو جاننے کی ضرورت ہے اور جائزے کی ضرورت ہے کہ ہم دیکھیں کہ ہم میں سے کتنے ہیں جنہیں یہ شوق ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں۔ رمضان میں ایک مہینہ نہیں یا ایک مرتبہ اعتکاف بیٹھ کر پھر سارا سال یا کئی سال اس کا اظہار کر کے نہیں بلکہ مستقل مزاجی سے اس شوق اور لگن کو اپنے اوپر لاگو کر کے، تا کہ اللہ تعالیٰ کا قرب مستقل طور پر حاصل ہو، ہم میں سے کتنے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ پیار کا سلوک کرتے ہوئے دعاؤں کے قبولیت کے نشان دکھاتا ہے، اُن سے بولتا ہے۔ حضرت مسیح موعود کو مان کر یہ معیار حاصل کرنا یا حاصل کرنے کی کوشش کرنا ہر احمدی کا فرض ہے۔

پس (دین) کے احیائے نو کا یہی تو وہ انقلاب ہے جو حضرت مسیح موعود پیدا کرنے کے لئے آئے تھے۔ اگر واقع میں حضرت مسیح موعود کا مقام ہر ایک کو معلوم ہو اور آپ کی بعثت کے مقصد کو پورا کرنے کی ہر ایک میں تڑپ ہو، اگر ہمیں پتا ہو کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر کتنے عظیم نشانات دکھائے اور آپ کے ماننے والوں میں سے بھی بے شمار کو نشانات سے نوازا تو ہم میں سے ہر ایک اُس مقام کے حصول کی خواہش کرتا اور اس کے لئے کوشش کرتا جہاں اُس سے بھی براہِ راست یہ نشان ظاہر ہوتے اور اُسے نظر آتے۔ قوتِ ایمان میں وہ جِلاء پیدا ہو جاتی جس کے ذریعہ سے پھر ایسی قوتِ ارادی پیدا ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے قرب کے حصول کے لئے ایک خاص جوش پیدا کر دیتی ہے۔

پس اس زمانے میں حضرت مسیح موعود کے نشانات جن کا اظہار اللہ تعالیٰ آج تک فرماتا چلا آ رہا ہے ہمارے دلوں میں ایک جوت جگانے والا ہونا چاہئے کہ ہم بھی اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر کے آپ اور اپنے اور آپ کے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت کے طفیل آپ کے ہر اُسوہ کو اپنے اوپر لاگو کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُس مقام پر پہنچ جائیں جہاں اللہ تعالیٰ ہم سے ایک خاص پیار کا سلوک کر رہا ہو۔

ہم دنیاوی چیزوں میں تو دوسروں کی نقل کرتے ہیں۔ کسی کی اچھی چیز دیکھ کر اُس کو حاصل کرنے کی خواہش کرتے ہیں یا کوشش کرتے ہیں اور پھر اس کے لئے کئی طریقے بھی استعمال کرتے ہیں، اور اس معاملے میں ہر ایک اپنی سوچ اور اپنی پہنچ کے مطابق عمل کرنے کی یا نقل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ کوئی کسی کا مثلاً اچھا، خوبصورت جوڑا ہی پہنا ہوا دیکھ لے، سوٹ پہنا ہوا دیکھ لے تو اس کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ اُس کو بھی مل جائے اور اُس کے پاس بھی ایسا ہی ہو۔ کوئی کوئی اَور چیز دیکھتا ہے تو اُس کی خواہش پیدا ہو جاتی ہے۔ اب تو ٹی وی نے دنیا کو ایک دوسرے کے اتنا قریب کر دیا ہے کہ متوسط طبقہ تو الگ رہا، غریب افراد بھی یہ کوشش کرتے ہیں کہ میرے پاس زندگی کی فلاں سہولت بھی موجود ہونی چاہئے اور فلاں سہولت بھی موجود ہونی چاہئے۔ ٹی وی بھی ہو میرے پاس اور فریج بھی ہو میرے پاس کیونکہ فلاں کے پاس بھی ہے۔ وہ بھی تو میرے جیسا ہے۔ یہ نہیں سوچتے کہ اگر فلاں کو یا زید کو یہ چیزیں اُس کے کسی عزیز نے تحفۃً لے کر دی ہیں تو مجھے اس بات پر لالچ نہیں کرنا چاہئے۔ فوراً یہ خیال ہوتا ہے کہ زید کے پاس یہ چیز ہے تو میرے پاس بھی ہو اور پھر قرض کی کوشش ہو جاتی ہے۔ یا بعض لوگوں کو اس کام کے لئے بعض جگہوں پر امداد کی درخواست دینے کی بھی عادت ہو گئی ہے۔ بیشک جماعت کا فرض ہے کہ اپنے وسائل کے اندر رہتے ہوئے ضرورتمند کی ضرورت پوری کرے لیکن درخواست دینے والوں کو، خاص طور پر پاکستان، ہندوستان یا بعض اور غریب ممالک بھی ہیں، اُن کو جائز ضرورت کے لئے درخواست دینی چاہئے اور اپنی عزتِ نفس کا بھی بھرم رکھنا چاہئے۔ اسی طرح ذرا بہتر معاشی حالت کے لوگ ہیں تو دیکھا دیکھی وہ بھی بعض چیزوں کی خواہش کرتے ہیں، نقل کرتے ہیں۔ کسی نئے قسم کا صوفہ دیکھا تو اُس کو لینے کی خواہش ہوئی۔ نئے ماڈل کے ٹی وی دیکھے تو اُس کو لینے کی خواہش ہوئی یا اسی طرح بجلی کی دوسری چیزیں یا اور gadget جو ہیں وہ دیکھے تو اُن کو لینے کی خواہش ہوئی۔ یا کاریں قرض لے کر بھی لے لیتے ہیں۔ ضمناً یہ بھی یہاں بتا دوں کہ آجکل دنیا کے جو معاشی بدحالی کے حالات ہیں اُن کی ایک بڑی وجہ بنکوں کے ذریعہ سے ان سہولتوں کے لئے سُود پر لئے ہوئے قرض بھی ہیں۔ سُود ایک بڑی لعنت ہے۔ جب چیزیں لینی ہوں تو یہ بھی نہیں دیکھتے کہ یہ اُن کو کہاں لے جائے گا۔ بہر حال یہ چیزیں خریدنا یا سود پر قرض دینا ہی ہے جس نے آخرکار بہتوں کو دیوالیہ کر دیا۔

بہر حال نقل کی یہ بات ہو رہی تھی کہ لوگ دنیاوی باتوں میں نقل کرتے ہیں اور اُس کے حصول کے لئے یا تو عزتِ نفس کو داؤ پر لگا دیتے ہیں یا دیوالیہ ہو کر اپنی جائیداد سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ یعنی دنیاوی باتوں کی نقل میں فائدے کم اور نقصان زیادہ ہیں۔ لیکن دین کے معاملے میں نقل اور ویسا بننے کی کوشش کرنا جیسا حضرت مسیح موعود نے اس زمانے میں ہمارے سامنے نمونہ پیش فرمایا ہے، بلکہ ہم میں سے تو بہت سوں نے اُن (رفقاء) کو بھی دیکھا ہوا ہے جنہوں نے قربِ الٰہی کے نمونے قائم کئے۔ لیکن اُن کی نقل کی ہم کوشش نہیں کرتے جبکہ نقصان کا تو یہاں سوال ہی پیدا نہیں ہوتا بلکہ فائدہ ہی فائدہ ہے اور فائدہ بھی ایسا ہے جس کو کسی پیمانے سے ناپا نہیں جا سکتا۔ پس کیا وجہ ہے کہ ہم اس نقل کی کوشش نہیں

کرتے جو نیکیوں میں بڑھانے والی چیز کی نقل ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ یا تو ہمیں ان چیزوں کا بالکل ہی علم نہیں دیا جاتا جس کی وجہ سے احساس پیدا نہیں ہوتا یا اتنا تھوڑا علم اور اتنے عرصے بعد دیا جاتا ہے کہ ہم بھول جاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اپنے تازہ بتازہ نشانات آج بھی دکھا رہا ہے۔ نتیجۃً ہماری اس طرف توجہ نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے جبکہ دنیاوی چیزوں کے لئے ہم آتے جاتے ٹی وی پر، اخبارات پر دس مرتبہ اشتہارات دیکھتے ہیں اور دماغ میں بات بیٹھ جاتی ہے کہ میں نے کسی نہ کسی ذریعہ سے یہ چیز لینی ہے، حاصل کرنی ہے۔ اور اگر کسی کو سمجھایا جائے یا کوئی ویسے ہی کہہ دے کہ جب وسائل نہیں ہیں تو اس چیز کی تمہیں کیا ضرورت ہے؟ تو فوراً جواب ملتا ہے کہ کیا غریب کے جذبات نہیں ہوتے، کیا ہمارے جذبات نہیں ہیں، کیا ہمارے بچوں کے جذبات نہیں ہیں کہ ہمارے پاس یہ چیز ہو۔ لیکن یہ جذبات کبھی اس بات کے لئے نہیں ابھرتے کہ الہامات کا تذکرہ سن کر یہ خواہش پیدا ہو کہ ہمارے سے بھی کبھی خدا تعالیٰ کلام کرے۔ ہمارے لئے بھی خدا تعالیٰ نشانات دکھائے اور اپنی محبت سے ہمیں نوازے۔ اس سوچ کے نہ ہونے کی بڑی وجہ یہی ہے کہ ہمارے علماء، ہمارے مربیان، ہمارے عہدیداران اپنے اپنے دائرے میں افرادِ جماعت کے سامنے اللہ تعالیٰ کی محبت کے حصول کی کوشش کے لئے بار بار ذکر نہیں کرتے، یا اُس طرح ذکر نہیں کرتے جس طرح ہونا چاہئے، یا اُن کے اپنے نمونے ایسے نہیں ہوتے جن کو دیکھ کر اُن کی طرف توجہ پیدا ہو۔

حضرت مسیح موعود اور آپ کے (رفقاء) کا بار بار ذکر کر کے اس بارے میں اُن بزرگوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور نشانات کے واقعات بھی شدت سے نہیں دہرائے جاتے اور یہ یقین پیدا نہیں کرواتے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی صفات کو کسی خاص وقت اور اشخاص کے لئے مخصوص نہیں کر دیا بلکہ آج بھی اللہ تعالیٰ اپنی صفات کا اظہار کرتا ہے۔ اگر بار بار ذکر ہو اور یہ تعلق پیدا کرنے کے طریقے بتائے جائیں، اگر اللہ تعالیٰ کے حضرت مسیح موعود سے کئے گئے وعدوں کا ذکر کیا جائے تو بچوں، نوجوانوں میں یہ سوال پیدا نہیں ہوتا کہ خدا تعالیٰ نے ہماری دعا کیوں قبول نہیں کی۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق کو مضبوط کرنے کی ضرورت ہے۔ پھر دعا کی قبولیت کے فلسفے کی بھی سمجھ آ جاتی ہے اور نشانات بھی ظاہر ہوتے ہیں۔

پس یہ بات عام طور پر بتانے کی ضرورت ہے کہ اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق سے جڑ کر اللہ تعالیٰ سے قرب کا تعلق پیدا کیا جا سکتا ہے۔ نشانات صرف حضرت مسیح موعود کی ذات یا زمانے تک محدود نہیں تھے یا مخصوص نہیں تھے بلکہ اب بھی خدا تعالیٰ اپنی تمام تر قدرتوں کے ساتھ جلوہ دکھاتا ہے۔ پس نیکیوں کو حاصل کرنے کی تڑپ، اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کی تڑپ ہماری جماعت میں عام ہو جائے تو ایک بہت بڑا طبقہ ایسا پیدا ہو سکتا ہے جو گناہ کو بہت حد تک مٹا دے گا۔ گناہ کو مکمل طور پر مٹانا تو مشکل کام ہے، اس کا دعویٰ تو نہیں کیا جا سکتا لیکن بہت حد تک گناہ پر غالب آیا جا سکتا ہے۔ یا اکثر حصہ جماعت کا ایسے لوگوں پر مشتمل ہو گا اور ہو سکتا ہے جو گناہوں پر غالب آ جائے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 453-452 خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 10 جولائی 1936ء مطبوعہ فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

پس اس کے لئے **ہمارے مربیان اور امراء اور عہدیداران کو اپنے اپنے دائرے میں اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے** اور یہ بتا کر اصلاح کرنی چاہئے کہ حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ آپ کی کامل پیروی کرنے والے خدا تعالیٰ کا قرب پانے والے ہوں گے اور ایسے لوگوں کی اکثر دعاؤں کو خدا تعالیٰ سنتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ جماعت میں ایسے لوگ ہیں اور مجھے لکھتے بھی رہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے بعض واقعات کا مختلف وقتوں میں ذکر بھی ہوتا رہتا ہے اور میں بھی بیان کرتا رہتا ہوں۔

پس ایسے واقعات ہیں جو نقل کی تحریک پیدا کرنے والے ہونے چاہئیں۔ نقل اگر کرنی ہے تو ایسے واقعات کو سن کر اپنے اوپر بھی یہ حالت طاری کرنے کے لئے نقل کرنی چاہئے تا کہ خدا تعالیٰ سے قرب کا رشتہ قائم ہو۔

حضرت مسیح موعود ایک موقع پر فرماتے ہیں کہ:

’’دنیا میں جس قدر قومیں ہیں کسی قوم نے ایسا خدا نہیں مانا جو جواب دیتا ہو اور دعاؤں کو سنتا ہو۔ ...... کیا ایک عیسائی کہہ سکتا ہے کہ مَیں نے یسوع کو خدا مانا ہے۔ وہ میری دعا کو سنتا اور اس کا جواب دیتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ بولنے والا خدا صرف ایک ہی ہے جو ...... کا خدا ہے جو قرآن نے پیش کیا ہے جس نے کہا۔ (-) (المومن: 61) تم مجھے پکارو میں تم کو جواب دوں گا اور یہ بالکل سچی بات ہے۔ کوئی ہو جو ایک عرصہ تک سچی نیت اور صفائی قلب کے ساتھ (یہ چیز اہم ہے جو فرمایا ایک عرصہ تک سچی نیت اور صفائی قلب کے ساتھ) اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتا ہو وہ مجاہدہ کرے اور دعاؤں میں لگا رہے۔ آخر اس کی دعاؤں کا جواب اُسے ضرور دیا جاوے گا۔‘‘

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 148۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس یہ باتیں بار بار جماعت کے سامنے بیان کی جائیں تو یقیناً اس میں طاقت پیدا ہو سکتی ہے۔ یا جماعت کے ایک بھاری حصے میں یہ طاقت پیدا ہو سکتی ہے اور اُس کی قوتِ ارادی ایسی مضبوط ہو سکتی ہے کہ وہ ہزاروں گناہوں پر غالب آ جائے اور اُن سے ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو جائے اور اللہ تعالیٰ سے ایک ایسا تعلق پیدا ہو جائے جو کبھی ڈانواڈول ہونے والا نہ ہو۔

حضرت مسیح موعود کی بعثت کا یہی مقصد تھا کہ انسانیت کو گناہوں سے بچایا جائے اور اللہ تعالیٰ سے ایک ایسا تعلق پیدا ہو جائے کہ خدا تعالیٰ کی رضا ہر چیز پر مقدم ہو جائے۔ عبادت سے بچنے کے بہانے تلاش کرنے کی بجائے یا فرض سمجھ کر جلدی جلدی ادا کرنے کی بجائے، جس طرح کہ سر سے، گلے سے ایک بوجھ ہے جو اتارنا ہوتا ہے، اُس طرح اتارنے کی بجائے ایک شوق پیدا ہو۔

مَیں اس وقت آپ کے سامنے چند مثالیں بھی پیش کر دیتا ہوں کہ احمدیت نے کیا عملی تبدیلی لوگوں میں پیدا کی؟

ہمارے (مربی) قرغزستان نے لکھا ہے کہ ایک بزرگ احمدی مکرم عمر صاحب، انہوں نے 10 جون 2002ء کو بیعت کی تھی۔ اٹھاون برس اُن کی عمر ہے۔ پیدائشی مسلمان تھے لیکن کمیونسٹ نظریات کے حامی تھے۔ انہوں نے بیعت کے متعلق اپنے جذبات کا اظہار ان الفاظ میں کیا۔ کہتے ہیں کہ جس دن خاکسار نے بیعت کے لئے خط لکھا وہ دن درحقیقت میری زندگی کا ایک یادگار دن تھا اور مَیں اُس دن کو اپنی ایک نئی پیدائش سے تعبیر کرتا ہوں۔ اس کی ایک بنیادی وجہ یہ ہے کہ اس سے قبل مَیں ہر طرح کی دینی جماعتوں کے پاس گیا، مگر میری زندگی میں کوئی خاص تبدیلی واقع نہ ہو سکی، جبکہ بیعت کے بعد میری زندگی میں حقیقی روحانی انقلاب برپا ہو گیا تھا۔ بیعت سے پہلے نماز میرے لئے ایک بالکل اجنبی چیز تھی۔ مگر آج یہ حال ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پنجوقتہ نماز میری زندگی کا ایک لازمی جزو بن چکی ہے۔ اور تہجد میں ناغہ کرنا میرے لئے ایک امرِ محال ہے اور آج میرا دل اس یقین سے پُر ہے کہ جب انسان سچائی کی تلاش میں نکل پڑتا ہے تو اُس کی منزل اُسے ضرور مل جاتی ہے اور اُسی منزل پر پہنچ کر ہی اُس کی حقیقی روحانی تربیت ہوتی ہے اور اُسے ترقی نصیب ہوتی ہے اور یہی وقت دراصل اُس کی قلبی تسکین کا وقت ہوتا ہے۔

تو یہ انقلابات ہیں جو لوگوں میں، نئے آنے والوں میں پیدا ہو رہے ہیں۔

پھر ہمارے مشنری کوتونو، افریقہ سے لکھتے ہیں کہ ادریسو صاحب آرمی میں لیفٹیننٹ کی پوسٹ پر تعینات ہیں۔ 2013ء میں انہوں نے بیعت کی۔ وہ اپنی قبولیتِ احمدیت کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ میری پیدائش مسلمانوں کی عید کے دن ہوئی تھی۔ تو میرے مشرک باپ نے دائی سے کہا کہ اس کا مسلمانوں کا نام رکھو۔ وہاں افریقہ میں یہ رواج ہے کہ جس دن پیدا ہو اُس دن کا نام رکھ دیتے ہیں یا اُن خصوصیات کی وجہ سے بعض نام رکھے جاتے ہیں۔ تو کہتے ہیں بہرحال عید والے دن میں پیدا ہوا، باپ تو میرا مشرک تھا لیکن مسلمانوں کی عید ہو رہی تھی۔ میرے باپ نے کہا کہ اس کو

مسلمان بنانا ہے اس کا مسلمان نام رکھو کیونکہ یہ عید کے دن پیدا ہوا ہے۔ چنانچہ کہتے ہیں بچپن میں مَیں نے کچھ عرصہ مسجدوں کا رُخ کیا مگر ایک دن جمعہ کی نماز کے بعد واپس آ رہا تھا تو چوٹ لگ گئی۔ خیال آیا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کر کے آ رہا ہوں تو ٹھوکر لگنے کا تو سوال ہی نہیں کہ میں گروں اور چوٹ لگ جائے یا کسی بھی ذریعہ سے چوٹ لگے، تو اس خیال سے کہ خدا کی عبادت کے بعد بھی ٹھوکر لگی تو پھر عبادت کا فائدہ کیا؟ کہتے ہیں مَیں اسلام کو چھوڑ کر عیسائی ہو گیا اور کبھی ایک چرچ میں جاتا، کبھی دوسرے چرچ میں، اور عیسائیت میں بھی فرقے بدلتا رہتا۔ کہتے ہیں میرے مسائل اور بڑھ گئے یہاں تک کہ بیوی سے بھی جھگڑا ہو گیا، سکون برباد ہو گیا۔ ہر وقت پریشانیوں میں گھرا رہتا تھا۔ کہتے ہیں میرے والدین اور بزرگ تھے۔ انہوں نے ہمارے گھریلو مسائل سلجھانے کی کوشش کی، بہت میٹنگیں ہوئیں، پنچائتیں ہوئیں، صلح کروانے کی ہر کوشش ہوئی لیکن بیکار، بے فائدہ۔ ان حالات میں جماعت کے داعی الی اللہ، محمد صاحب اُن کو ملے۔ کہتے ہیں اُن کو میرے حالات کا علم ہوا تو کہنے لگے تم نے تمام نسخے آزما لئے۔ مسلمان ہوئے، عیسائی ہوئے، مسائل بڑھتے رہے، مسائل حل نہیں ہوئے۔ گھریلو طور پر بھی سمجھانے کی کوشش کی گئی۔ پنچائتی طور پر بھی سمجھانے کی کوشش کی گئی لیکن کوئی فائدہ نہیں۔ اب تمہیں مَیں ایک نسخہ بتاتا ہوں۔ یہ نسخہ آزماؤ اور دیکھو پھر کیا نتیجہ اُس کا نکلتا ہے اور وہ یہ ہے کہ دعا کرو۔ کیونکہ ہمارے مذہب کی سچائی کا نشان یہ ہے کہ اس کے ماننے والوں کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ تم بھی اپنے لئے دعا کرو اور میں بھی تمہارے لئے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اور تمہاری بیوی کے درمیان صلح اور حسنِ سلوک قائم کر دے اور جب یہ قائم ہو جائے گا تو کیونکہ میں نے تمہیں دعا کے لئے کہا ہے، کیونکہ خالص ہو کر تم نے دعا مانگنی ہے اور میں خود بھی تمہارے لئے دعا کروں گا۔ کیونکہ میں یہ کہہ رہا ہوں اس لئے جب یہ بات صحیح ہو جائے گی، جب تمہارے مسائل حل ہو جائیں گے تو پھر یاد رکھو کہ یہ ہمارے امام کی صداقت کا نشان ہو گا۔ چنانچہ کئی دن اس نے دعا کی۔ موصوف کہتے ہیں کہ ان دعاؤں کے نتیجہ میں ایک ایک کر کے میرے سارے مسائل حل ہونے لگے اور بیوی سے بھی صلح ہو گئی۔ کہتے ہیں کہ یہی راہ اصل (دین) کی راہ ہے جس میں خدا ملتا ہے اور دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اب میری کایا پلٹ گئی ہے اور کہا کہ یہ سب مسیح موعود، امام الزمان کی صداقت کا نشان ہے اور آپ کے ماننے میں نجات ہے۔ اور اب وہ احمدی ہیں۔

یہ اُن احمدیوں کے لئے بھی سبق ہے جو اپنے آپ کو پرانے احمدی خاندانوں سے منسوب کرتے ہیں لیکن اُن کے گھروں میں بے چینیاں ہیں۔ اور بعض گھر بے چینیوں سے بھرے پڑے ہیں، مسائل میرے سامنے آتے ہیں کہ خاوند بیوی کے حقوق نہیں ادا کرتا، بیوی خاوند کے حقوق نہیں ادا کرتی۔ ایمان میں پختگی پیدا کر کے عملی اصلاح کی کوشش کریں، اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں تو پھر یہ مسائل خود بخود حل ہو جاتے ہیں۔ یہ بھی طریقہ ہر ایک کو آزمانا چاہئے۔ اپنی اَناؤں کو چھوڑ کر اپنے دلوں میں جو پہلے ایک سوچ بنالی ہوتی ہے کہ اس نے یہ کہا اور میں نے یہ کہنا ہے۔ اُس نے یہ کہنا ہے اور میں نے یہ کہنا ہے۔ اس بات کو ختم کر کے خالصۃً اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنی چاہئے تبھی اللہ تعالیٰ پھر صحیح راستے دکھاتا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ کی تائیدات کے نشانات جو حضرت مسیح موعود کے طفیل اللہ تعالیٰ ہمیں اس زمانے میں بھی دکھاتا ہے اُن کے بارے میں بھی بتا دوں۔

ٹیچی مان (Techiman) گھانا کے ہمارے سرکٹ مشنری ہیں۔ کورابوراان کا گاؤں ہے۔ کہتے ہیں کہ وہاں ایک نو احمدی جبریلا صاحب میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ یہ کاشت کا موسم ہے۔ میرے غیر مسلم بُت پرست والد نے مجھے بتوں کے حضور حاضر ہونے اور نذرانہ پیش کرنے کا کہا ہے تا کہ ان کی برکت سے میری یام (Yam) کی فصل اچھی ہو جائے اور خوب پھل آئے (یام وہاں کی ایک خاص فصل ہے۔ لوگ کھاتے ہیں، ویسے تو یہاں بھی ملتا ہے)۔ تو معلم لکھتے ہیں کہ جب میں نے اُسے کہا کہ ان بتوں سے باز ہی رہو اور والد کو بھی باز رکھو۔ نیز اُسے دعائے استخارہ سکھائی تو خدا کے فضل سے جب کٹائی کا وقت آیا تو اس نوجوان کی یام کی فصل بہت اچھی ہوئی اور اُس کے والد کی نسبت اُس کی فصل کو اور زیادہ اچھا پھل لگا۔ والد مشرک تھا اُس کی نسبت اس کی فصل بہت بہتر تھی۔ اس کے والد نے یہ نشان دیکھ کر اُسے کہا کہ میرے بیٹے کا جو خدا ہے وہ سچا خدا ہے۔ پھر جو بُت اُس کے پاس موجود تھے وہ سارے جلا دیئے۔ تو یہ وہ ایمان کی مضبوطی ہے جو حضرت مسیح موعود کو ماننے سے نو احمدیوں میں پیدا ہو رہی ہے۔

پھر ہمارے ایلڈوریٹ (Eldoret) کینیا کے (مربی) ہیں۔ (بیت) کے احاطے میں اُن کا جو دفتر تھا وہاں کسی طرح مخالف احمدیت نے داخل ہو کر جو اصل میں تو پہلے ملازم تھا اور وہاں اُس کا آنا جانا تھا۔ بہر حال کچھ ناراضگیاں ہو گئیں اور اُس کو فارغ کیا گیا تو اُس نے داخل ہو کر چھت کی جو سیلنگ (ceiling) ہوتی ہے اُس میں وہ دوائی، وہ نشہ آور ڈرگز رکھ دیں جو ممنوعہ ہیں اور پولیس کو رپورٹ کر دی کہ یہاں احمدی (مربی) رہتا ہے اور (دعوت الی اللہ) کا تو یہ بس ایک بہانہ ہے۔ اصل میں تو یہ ڈرگ کا کاروبار کرتا ہے۔ اس پر پولیس نے اپنی کارروائی کرتے ہوئے دفتر پر چھاپا مارا اور جب اُس کی بتائی ہوئی جگہ چھت میں سے کھولی تو وہاں سے دوائی حاصل ہو گئی۔ بہر حال پولیس کو سب کچھ بتایا گیا کہ یہ کسی مخالف نے شرارت کی ہے لیکن پولیس نے کچھ نہیں سنا اور انہوں نے کہا ہم تو اپنی کارروائی کریں گے۔ ہمارے مشنری کو پولیس سٹیشن لے گئے اور حوالات میں بند کر دیا۔ اگلے دن کیس عدالت میں پیش ہوا تو جج نے کیس سننے کے بجائے تاریخ دے دی۔ خیر انہوں نے مجھے بھی یہاں اطلاع کی تو اُن کو میں نے دعائیہ جواب بھی دیا۔ پھر دوبارہ پیشی ہوئی تو کہتے ہیں جب میں جاتا اور کٹہرے میں جج کے سامنے پیش ہوتا تھا تو جج بڑے غور سے مجھے دیکھتا تھا اور اس کے بعد gentleman sit down کہہ کے وہ مجھے بٹھا دیتا تھا اور وکیلوں کو اگلی تاریخ دے دیتا تھا۔ کہتے ہیں عدالت میں حاضر ہونے کی تاریخ سے دو دن قبل صبح کی نماز کے بعد جب بہت فکر پیدا ہوئی تو میں نے دعا کی۔ قرآن شریف کی تلاوت کرنے لگا تو دل میں خیال آیا کہ قرآن سے نیک فال نکالی جائے تو سوچا کہ قرآن کو کھولتے ہیں جس لفظ پر نظر پڑے گی اُس میں کوئی پیغام ہو گا۔ جب دیکھا تو اس آیت پر نظر پڑی کہ (-) (الانبیاء:70) اس سے دل کو تسلی ہوئی کہ پیغام تو اچھا ہے۔ خیر کہتے ہیں تھوڑی دیر کے بعد میں ڈاکخانہ سے ڈاک لینے گیا تو وہاں میرا خط بھی اُس میں اُن کو آیا ہوا تھا جس میں میں نے یہ لکھا ہوا تھا کہ ’اللہ تعالیٰ آپ کو ہر شر سے محفوظ رکھے اور حفاظت میں رکھے اور منافقین کو اپنے منصوبوں میں ناکام کرے اور جماعت کو ہر ابتلاء سے بچائے اور مزید ترقیات دے‘۔ کہتے ہیں یہ خط پڑھنے کے بعد اور یہ (آیت) دیکھنے کے بعد میرے دل میں میخ کی طرح یہ گڑھ گیا کہ اب ضرور اللہ تعالیٰ فضل کرے گا اور چند احباب کو بھی میں نے یہ خوشخبری سنا دی کہ اللہ تعالیٰ فضل کرنے والا ہے۔ چنانچہ کہتے ہیں جب میں عدالت میں حاضر ہوا تو حسب سابق جج نے مجھے بٹھا دیا اور وکیلوں سے بات کرنے کے بعد مجھے کہا کہ تم آزاد ہو۔ جاؤ اور اپنا کام کرو۔ تمہارے خلاف کوئی کیس نہیں۔

پس اگر ایمان مضبوط ہو تو اللہ تعالیٰ کی قدرت پر یقین ہوتا ہے۔ اور انسان صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی طرف دیکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ پھر نشان دکھاتا ہے۔ یہی باتیں ہیں، یہ جہاں اپنا ایمان مضبوط کرتی ہیں، اپنی عملی حالت کو درست رکھتی ہیں وہاں دوسروں کے لئے بھی مضبوطی ایمان کا باعث بنتی ہیں۔ پس یہ چیز ہے جو ہمیں حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

عملی اصلاح کے لئے دوسری چیز جس کا پہلے ذکر ہو چکا ہے وہ علمی قوت ہے یا علم کا ہونا ہے۔ اس بارے میں پہلے ذکر ہو چکا ہے، دوبارہ بتا دوں کہ غلطی سے یہ سمجھ لیا جاتا ہے کہ کچھ گناہ بڑے ہوتے ہیں اور کچھ گناہ چھوٹے ہوتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جن گناہوں کو انسان چھوٹا سمجھ رہا ہوتا ہے وہ گناہ اُس کے دل و دماغ میں بیٹھ جاتا ہے۔ اگر زیادہ ہیں تو جو زیادہ گناہ ہیں وہ دل و دماغ میں بیٹھ جاتے ہیں کہ یہ تو کوئی گناہ ہے ہی نہیں۔ چھوٹی سی بات ہے یا ایسا معمولی گناہ ہے جس کے بارے میں کوئی زیادہ باز پرس نہیں ہو گی۔ خود ہی انسان تصور پیدا کر لیتا ہے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 453 خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 10 جولائی 1936ء مطبوعہ فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

ابھی گزشتہ خطبوں میں شاید دو ہفتے پہلے ہی مَیں نے توجہ دلائی تھی کہ اسائلم سیکرز جو ہیں، وہ بھی یہاں آ کر جب غلط بیانی کرتے ہیں اور اپنا کیس منظور کروانے کے لئے جھوٹ کا فائدہ اُٹھانے کی کوشش کرتے ہیں تو حقیقت میں وہ اپنا کیس خراب کر رہے ہوتے ہیں۔ اور نہ صرف اپنا کیس خراب کر رہے ہوتے ہیں بلکہ جماعت کی ساکھ پر بھی حرف آ رہا ہوتا ہے۔ لیکن مجھے کسی نے بتایا کہ خطبہ کے بعد یہاں سے ایک اسائلم سیکر وکیل کے پاس گیا اور وکیل صاحب بھی احمدی ہیں۔ وہ بھی شاید خطبہ سُن رہے تھے۔ اور وکیل شاید کوئی جماعتی خدمت بھی کرتے ہیں۔ اُس وکیل نے اس اسائلم لینے والے کو کیس تیار کرتے ہوئے غلط بیانی سے بعض باتیں لکھ دیں کہ یہ غلط باتیں بیچ میں ڈالنی پڑیں گی۔ حالانکہ ان کا حقیقت سے دُور کا بھی واسطہ نہیں تھا۔ اور مؤکل کو کہہ دیا کہ اس کے بغیر کیس بنتا ہی نہیں۔ پھر تمہیں کچھ بھی نہیں ملے گا۔ اس لئے ایسی غلط بیانی کرنا ضروری ہے۔ حالانکہ **میں نے واضح طور پر بتایا تھا کہ کسی غلط بیانی اور جھوٹ سے کام نہیں لینا اور احمدیوں پر ظلموں کے واقعات تو ویسے ہی اتنے واضح اور صاف ہیں اور اب دنیا کو بھی پتا ہے کہ اس کے لئے کسی وکیل کی ہشیاری اور چالاکی اور جھوٹ کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔**

پس مربیان کو بھی اور عہدیداران کو بھی بار بار جھوٹ سے بچنے کی تلقین کرنی ہوگی۔ بار بار یہ ذکر کرتے چلے جانا ہوگا کہ کوئی گناہ بھی بڑا اور چھوٹا نہیں ہے۔ گناہ گناہ ہے اور اس سے ہم نے بچنا ہے۔ ہر جھوٹ جھوٹ ہے اور اس جھوٹ کے شرک سے ہم نے بچنا ہے۔ اگر اپنا تعلق خدا تعالیٰ سے مضبوط ہے تو پھر فکر کی ضرورت نہیں۔ نشان ظاہر ہوں گے اور انسان پھر دیکھتا ہے۔ لیکن تلقین کرنے والوں کو بھی یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اُن کی اپنی حالت بھی ایسے معیار کی ہو جہاں وہ اپنی قوت ارادی کے اعلیٰ معیاروں کی تلاش میں ہوں۔ اور عملی طور پر بھی اُن کے عمل اور علم میں مطابقت پائی جاتی ہو۔ اس زمرہ میں شمار نہ ہوں جو کہتے کچھ اور ہیں اور کرتے کچھ اور ہیں۔ بہرحال جماعتوں کو بار بار درسوں وغیرہ میں ایمان میں مضبوطی پیدا کرنے اور عملی حالت بہتر کرنے کے لئے علمی کمزوریوں کو دور کرنے کے لئے توجہ دلانے کی ضرورت ہے۔

پس اگر ہر ایک اپنے دائرے میں کام شروع کر دے تو ایک واضح تبدیلی نظر آ سکتی ہے۔ اس زمانے میں جبکہ علم کے نام پر سکولوں میں مختلف برائیوں کو بھی بچوں کو بتایا جاتا ہے ہمارے نظام کو بہت بڑھ کر بچوں اور نوجوانوں کو حقیقت سے آگاہ کرنے کی ضرورت ہے۔ ماں باپ کو اپنی حالتوں کی طرف نظر کرتے ہوئے اُس علم کے نقصانات سے اپنے آپ کو آگاہ کرنے کی ضرورت ہے جو بچوں کو علم کی آگاہی کے نام پر بچپن میں سکول میں دیا جاتا ہے۔ ماں باپ کو بھی پتا ہونا چاہئے تاکہ اپنے آپ کو بھی بچائیں اور اپنے بچوں کو بھی بچائیں۔ یہاں بہت چھوٹی عمر میں بعض غیر ضروری باتیں بچوں کو سکھا دی جاتی ہیں اور دلیل یہ دی جاتی ہے کہ اچھے برے کی تمیز ہو جائے۔ جبکہ حقیقت میں اچھے برے کی تمیز نہیں ہوتی بلکہ بچوں کی اکثریت کے ذہن بچپن سے ہی غلط سوچ رکھنے والے بن جاتے ہیں۔ کیونکہ اُن کے سامنے اُن کے ماں باپ کے نمونے یا اُس کے ماحول کے نمونے برائی والے زیادہ ہوتے ہیں، اچھائی والے کم ہوتے ہیں۔

پس مربیان، عہدیداران، ذیلی تنظیموں کے عہدیداران، والدین، ان سب کو مل کر مشترکہ کوشش کرنی پڑے گی کہ غلط علم کی جگہ صحیح علم سے آگاہی کا انتظام کریں۔ سکولوں کے طریق کو ہم روک نہیں سکتے۔ وہاں تو ہم کچھ دخل اندازی نہیں کر سکتے۔ لیکن گندگی اور بے حیائی کا فرق بتا کر، بچوں کو اعتماد میں لے کر اپنے عملی نمونے دکھا کر ماحول کے اثر سے بچا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو احسن رنگ میں اپنے فرائض ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

نمازوں کے بعد میں دو غائب جنازے بھی پڑھاؤں گا۔ ایک جنازہ ہے مکرمہ نواب بی بی صاحبہ جو مانگٹ اونچا ضلع حافظ آباد کی رہنے والی تھیں اور ہمارے (مربی) سلسلہ گیانا (Guyana) احسان اللہ مانگٹ صاحب کی والدہ تھیں۔ 19 جنوری 2014ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ ان کے ددھیال کا تعلق اجنیاں والا ضلع شیخوپورہ سے ہے۔ ننھیال کا تعلق مانگٹ اونچا ضلع حافظ آباد سے ہے۔ آپ حضرت ناصر دین صاحب مانگٹ (رفیق) حضرت مسیح موعود کی پڑنواسی تھیں۔ بہت مہمان نواز، نرم مزاج، غریب پرور، مخلص اور نیک خاتون تھیں۔ گاؤں کے احمدی اور غیر احمدی سب آپ کی بڑی عزت کیا کرتے تھے۔ مربیانِ سلسلہ کے ساتھ بہت شفقت اور پیار کے ساتھ پیش آتی تھیں۔ خلافت کے ساتھ بہت عقیدت تھی۔ اکثر پنجابی نظمیں بھی خلافت کے بارے میں انہوں نے بنائی ہوئی تھیں اور سنایا کرتی تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا احسان اللہ مانگٹ صاحب مربی سلسلہ ہیں، آجکل گیانا جنوبی امریکہ کے (مربی) انچارج ہیں اور ملک سے باہر ہونے کی وجہ سے وہ اپنی والدہ کے جنازہ میں شامل بھی نہیں ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ اُن کو صبر اور حوصلہ عطا فرمائے اور مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔

دوسرا جنازہ مکرم شیخ عبدالرشید شرما صاحب شکار پور سندھ کا ہے جو 16 جنوری 2014ء کو نوے سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ حضرت شیخ عبدالرحیم شرما صاحب (رفیق) حضرت مسیح موعود کے بیٹے تھے۔ مولوی عبدالکریم شرما صاحب جو بڑا لمبا عرصہ یہاں رہے ہیں اُن کے بھائی تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نصف صدی سے زائد عرصہ شکار پور سندھ میں جماعت کی بھرپور خدمت کی توفیق پائی۔ پارٹیشن سے قبل قادیان میں حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے کارخانے میں انہیں بہت محنت اور اخلاص کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا۔ پاکستان کے قیام کے موقع پر حضرت مصلح موعود کی بعض ہدایات تھیں اُن پر عمل کرنے کی توفیق پائی اور پھر پارٹیشن کے بعد آپ کا اس وقت یہاں کوئی ایسا کاروبار نہیں تھا تو میرے والد صاحب صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے مشورے کے بعد شکار پور میں گئے۔ وہاں اُن کو ایک کارخانہ الاٹ ہو گیا تو پھر انہوں نے وہاں جا کر احمدیوں کو تلاش کر کے جماعت قائم کی۔ اس کے پہلے صدر بھی آپ مقرر ہوئے اور اپنے کارخانے کے باغ میں ان کو ایک خوبصورت (بیت) بھی بنانے کی توفیق ملی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے آپ کو چار اضلاع سکھر، شکار پور، جیکب آباد اور گھوٹکی کا امیر مقرر فرمایا تھا۔ 1982ء میں ان کی اہلیہ فوت ہوئیں اور اکتیس سال کا عرصہ انتہائی صبر اور حوصلے سے انہوں نے گزارا۔ اس دوران 1995ء میں آپ کے بیٹے شیخ مبارک احمد شرما کو مخالفانہ فسادات کے دوران شکار پور میں شہید کیا گیا۔ پھر 1997ء میں آپ کے دوسرے بیٹے مظفر احمد شرما کو بھی شہید کر دیا گیا لیکن آپ کے پایۂ ثبات میں ذرا لغزش نہ آئی۔ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے شکر گزار اور احسان مند ہی رہے۔ بہت بہادر اور نڈر انسان تھے۔ مخالفین احمدیت کا ایک جلوس اُن کے گھر واقع شکار پور اور فیکٹری پر حملہ آور ہوا تو آپ بہت بہادری سے اکیلے ہی اس کے مقابلے کے لئے باہر نکل کھڑے ہوئے جبکہ پولیس کھڑی تماشا دیکھ رہی تھی۔ انہوں نے آگے بڑھ کر جلوس کی قیادت کرنے والے مولوی کو پکڑ لیا۔ یہ منظر دیکھ کر سارا جلوس بھاگ گیا۔ پولیس والے بھی حیران تھے۔ بار بار پوچھتے تھے کہ آپ نے جلوس کو کیسے بھگا دیا۔ اس کے بعد یہ اسلام آباد منتقل ہو گئے۔ خلافت سے بڑا مضبوط تعلق تھا۔ مالی قربانیوں میں ہمیشہ پیش پیش رہے۔ بزرگوں کی طرف سے بھی باقاعدگی سے چندہ دیتے تھے۔ پاکستان کی بہت سی (بیوت) کی تعمیر میں بڑی مالی قربانی دی۔ موصی تھے اور پورے سال کا حصہ آمد سال کے شروع میں ادا کر دیا کرتے تھے۔ آپ کے پسماندگان میں پانچ بیٹیاں اور پانچ بیٹے ہیں۔ ایک بیٹی لئیقہ فوزیہ صاحبہ نائیجیریا میں ہے۔ وہ بھی ڈاکٹر ہیں اور (ان کے میاں) واقف زندگی ڈاکٹر ملک مدثر احمد صاحب ہیں۔ دونوں ہی ڈاکٹر لئیقہ فوزیہ بھی اور اُن کے میاں ڈاکٹر مدثر بھی وقف زندگی ہیں۔ نائیجیریا میں خدمات بجا لا رہے ہیں۔ اسی طرح ان کے پوتے مکرم سہیل مبارک شرما صاحب مربی سلسلہ، آجکل صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور ان کی اولاد کو اور نسل کو احسن رنگ میں اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور وفا سے اس تعلق کو قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

۞ مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ مقامی ربوہ اطلاع دیتے ہیں۔

مورخہ یکم فروری 2014ء کو مکرم مولانا صدیق احمد منور صاحب مربی انچارج فرنچ گیانا نے گوندل بینکوئیٹ ہال ربوہ میں اپنے بیٹے مکرم مصطفیٰ احمد منور صاحب مقیم فن لینڈ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ امۃ الرافع صاحبہ بنت مکرم ظہور احمد صاحب مرحوم ساکن بیوت الحمد ربوہ کے ساتھ مبلغ سات ہزار یورو حق مہر پر کیا۔ اس موقعہ پر مکرم چودھری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کروائی۔ دلہا حضرت میاں مہر دین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کا پوتا اور دلہن حضرت مولوی محبوب عالم صاحب مرحوم آف کشمیر کی نسل سے ہے۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر طرح بابرکت فرمائے۔ آمین

ولادت

۞ مکرم محمد یٰسین خان صاحب کارکن دفتر مجلس نصرت جہاں ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کی بیٹی مکرمہ روبینہ خان صاحبہ اہلیہ مکرم حنان احمد خان صاحب آف Ashburn ورجینیا، امریکہ کو مورخہ 3 فروری 2014ء کو دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام ہانیہ بشریٰ خان تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ محترم واحد اللہ خان صاحب جاوید سابق انسپکٹر تربیت وقف جدید حال لندن کی پوتی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت والی لمبی عمر عطا کرے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

۞ مکرم نصیر احمد کھرل صاحب مربی سلسلہ بدین تحریر کرتے ہیں۔

محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ زوجہ مکرم ملک محمد شفیع صاحب مرحوم آف گولارچی ضلع بدین 5 فروری 2014ء کو بقضائے الٰہی تقریباً ایک سو سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اسی روز آپ کی نماز جنازہ گولارچی میں خاکسار نے پڑھائی۔ کثیر تعداد میں احباب شامل ہوئے۔ مرحومہ موصیہ تھیں آپ کی میت ربوہ لائی گئی اور ربوہ میں محترم مرزا محمد الدین ناز صاحب ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم خلیل احمد تنویر صاحب نائب پرنسپل جامعہ احمدیہ سینئر ربوہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آخری دم تک نمازوں، نماز تہجد اور قرآن کریم کی تلاوت کرتی رہیں۔ مرحومہ شفیق، ملنسار، مہمان نواز، دعاگو، خلافت سے محبت کرنے والی، غریب پرور چھوٹے بڑوں سب سے محبت سے پیش آیا کرتی تھیں۔ ضرورت مندوں کی ضرورت کو پورا کیا کرتی تھیں۔ چندوں میں باقاعدہ تھیں اور ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتی تھیں اور اپنے بچوں کو بھی نصیحت کیا کرتی تھیں۔ مرحومہ نے پسماندگان میں دو بیٹے مکرم ملک ریاض احمد صاحب اور ملک اعجاز احمد صاحب تین بیٹیاں مکرمہ انور بیگم صاحبہ، مکرمہ بشیر بیگم صاحبہ مکرمہ ثریا بیگم صاحبہ اور کثیر تعداد میں پوتے پوتیاں نواسے، نواسیاں چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے اور لواحقین کو صبر جمیل اور ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

۞ مکرم نوید عمران صاحب مربی سلسلہ وکالت وقف نو تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چچا زاد مکرم چوہدری طاہر حفیظ صاحب ابن مکرم چوہدری محمد حفیظ صاحب لاہور کینٹ حال لندن یو کے مورخہ 26 فروری 2014ء کو St.George ہسپتال لندن میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ مرحوم یکم ستمبر 1971ء کو راولپنڈی میں پیدا ہوئے۔ میٹرک گورنمنٹ اسلامیہ ہائی سکول کینٹ لاہور، ایف ایس سی پری انجینئرنگ گورنمنٹ شالامار کالج سے اعلیٰ نمبروں سے اور ایم بی اے فنانس ہجویری کالج لاہور سے پاس کیا، مختلف فرموں میں بطور مینیجر جاب کی تاہم بعد میں اپنا گارمنٹس کا کاروبار کیا۔ 2004ء میں ہیپاٹائٹس سی کی تشخیص ہوئی۔ پاکستان میں علاج جاری رہا دسمبر 2012ء میں اپنی فیملی کے پاس لندن میں مستقل سکونت اختیار کر لی۔ جنوری 2014ء میں طبیعت کے دوبارہ خراب ہونے پر St. George ہسپتال لندن میں علاج شروع ہو گیا۔ تاہم تقدیر غالب آئی۔ مرحوم کی نماز جنازہ یکم مارچ 2014ء کو صبح 10 بجے احاطہ بیت الفضل لندن میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت پڑھائی۔ تدفین مقبرہ موصیان مورڈن لندن میں ہوئی۔ مرحوم کی شادی مارچ 2001ء میں مکرمہ مزنہ طاہر صاحبہ بنت مکرم سید راشد رحیم صاحب ایڈووکیٹ ہائی کورٹ کے ساتھ ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے مرحوم کو چار بچوں فرخ احمد طاہر عمر 13 سال، مریم طاہر عمر 9 سال، فہد احمد طاہر عمر 5 سال، (عائشہ طاہر تاریخ پیدائش 17 جنوری 2014ء) سے نوازا۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ پیدائشی مخلص احمدی تھے۔ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ عہدیداران جماعت مربیان و کارکنان سلسلہ کا احترام کرتے تھے اور خلافت احمدیہ کے شیدائی تھے۔ مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق دی۔ لندن قیام کے دوران بھی مجلس انصار اللہ میں دعوت الی اللہ کے شعبہ سے منسلک تھے۔ مرحوم مکرم چوہدری محمد شریف جٹ صاحب چک نمبر 275 رب کرتار پور ضلع فیصل آباد کے پوتے اور مکرم چوہدری نواب دین جٹ سکنہ ونجواں تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور کی نسل سے اور مکرم چوہدری غلام حسین صاحب مرحوم سابق صدر جماعت لودھراں شہر کے نواسے تھے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

☆......☆......☆......☆

تقریب تقسیم انعامات ڈاکٹر عبدالرحمٰن صدیقی میموریل تعلیمی ایوارڈ برائے سال 2013ء

۞ مکرم عبدالمجید زاہد صاحب صدر تعلیمی کمیٹی تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے شعبہ تعلیم ضلع میرپور خاص گزشتہ گیارہ سال سے علمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کو ڈاکٹر عبدالرحمٰن صدیقی میموریل تعلیمی ایوارڈ اور نقد انعامات و تعریفی سندات دے رہی ہے۔ محترم شہید ڈاکٹر عبدالمنان صاحب صدیقی سابق امیر ضلع کی شدید خواہش تھی کہ علاقہ میرپور خاص کے نوجوان علمی میدان میں بھی نمایاں کامیابیاں حاصل کریں اور ان میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی لگن پیدا ہو اس لئے طلباء و طالبات کی حوصلہ افزائی کے لئے انعامات کا سلسلہ 2003ء سے شروع ہوا۔ یہ سب اخراجات امیر صاحب مرحوم کی فیملی ادا کرتی ہے۔

مورخہ 16 فروری 2014ء کو بعد نماز ظہر تقریب تقسیم انعامات مکرم صفدر نذیر صاحب گولیکی نائب ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ کی زیر صدارت منعقد کی گئی تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد مکرم سعید احمد صاحب نے ڈاکٹر عبدالرحمٰن صدیقی صاحب سابق ڈویژنل امیر کو خراج تحسین پیش کیا۔

خاکسار نے اپنی رپورٹ میں بتایا کہ امسال 36 طلباء و طالبات اس مقابلے میں شامل ہوئے جو کہ ضلع میرپورخاص سانگھڑ، عمرکوٹ اور تھر سے تعلق رکھتے تھے۔ سدرہ احمد نے کلاس میٹرک میں 750/900 حاصل کر کے اے ون گریڈ اور علاقہ میں اول پوزیشن حاصل کی۔ ایف ایس سی پری انجینئرنگ گروپ میں عزیزم کاشف عمیر ورک نے 952/1100 نمبر حاصل کر کے اے ون گریڈ حاصل کیا اور علاقہ میں اول پوزیشن حاصل کی اور ڈاکٹر عبدالرحمٰن صدیقی میموریل تعلیمی سکالرشپ بھی حاصل کیا۔ عزیزم اعزاز شمیم نے او لیول کے امتحان میں *5A، 2A اور 1B حاصل کر کے ایوارڈ حاصل کیا۔ مہمان خصوصی نے نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کو ڈاکٹر عبدالرحمٰن صدیقی میموریل تعلیمی ایوارڈ اور نقد انعامات و تعریفی سندات تقسیم کیں اور نصائح کیں۔ نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی طالبات کو محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ ضلع میرپور خاص نے انعامات تقسیم کئے۔

امسال تین طالبات نے میرٹ کی بنیاد پر میڈیکل میں ایڈمشن حاصل کی اور تین طلباء نے انجینئرنگ یونیورسٹی میں میرٹ پر ایڈمشن حاصل کی تین طلباء نے اپنی زندگیاں وقف کر کے جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ حاصل کیا۔

آخر میں امیر صاحب ضلع میرپور خاص نے مہمان خصوصی کا شکریہ ادا کیا اور تمام شاملین کا بھی شکریہ ادا کیا اللہ تعالیٰ سب کو جزا دے۔ آمین

☆......☆......☆

سفوف مفرح: گھبراہٹ، لو لگنا، گرمی کی قے و گرمی کے بخار میں مفید ہے۔
حب سعال: کھانسی خشک و تر ہر قسم میں مفید ہے۔
اکسیر الرجال: مردانہ طاقت کی بے مثال دوا
یہ تینوں دوائیں دواخانہ ہذا کے قدیم، مفید اور مؤثر مجربات ہیں
خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ۔
تحقیق و تجربہ اور کامیابی کے 55 سال
خورشید 1958
فون: 047-6211538
فیکس: 047-6212382

تقریب تقسیم انعامات سہ ماہی اول

(مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ)

محض خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ کو مورخہ 18 فروری 2014ء کو بعد نماز عصر بمقام لان دفتر جلسہ سالانہ اپنی سہ ماہی اول کی تقریب تقسیم انعامات منعقد کرنے کی توفیق حاصل ہوئی۔ تقریب کے مہمان خصوصی محترم چوہدری مظہر اقبال صاحب ناظم ارشاد وقف جدید ربوہ تھے۔

تلاوت، وعدہ اطفال اور نظم کے بعد مکرم حافظ عطاء النعیم صاحب سیکرٹری عمومی نے سہ ماہی اول کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ 65 حلقہ جات میں عشرہ اطفال منایا گیا۔ 36 حلقہ جات میں جلسہ یوم والدین منعقد کروائے گئے۔ 3 ایام تربیت منائے گئے۔ 21 ستمبر تا 23/اکتوبر 2013ء چالیس روزہ مقابلہ نماز باجماعت کروایا گیا۔ مستحق اطفال میں کل 650 جرسیاں تقسیم کی گئیں۔ اندازاً 10 ہزار روپے مالیت کا راشن بھی تقسیم کیا گیا۔ 1 ہزار 848 اطفال نے فضل عمر ہسپتال جا کر مریضوں کی عیادت کی۔ 3 اجتماعی وقار عمل کروائے گئے جس میں 6 ہزار 176 اطفال شامل ہوئے۔ 13 دسمبر 2013ء کو ایک مثالی وقار عمل کروایا گیا جس کی حاضری 2 ہزار 833 رہی۔ دوران سہ ماہی 3 علمی مقابلہ جات تلاوت، نظم اور بیت بازی پہلے حلقہ پھر بلاک وائز اور بعد میں آل ربوہ کی سطح پر کروائے گئے۔ روزانہ بعد نماز مغرب تعلیمی کلاس جاری رہی۔ اطفال سے 80 مضامین لکھوا کر مرکز ارسال کئے گئے۔

تفریحی ٹرپس کے 20 پروگرام کروائے گئے۔ 306 اطفال کا طبی معائنہ کروایا گیا۔ 92 کلو اً جمیعاً کے پروگرام ہوئے۔ 78 انفرادی اور 141 اجتماعی ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ تلاوت، نظم، پیغام رسانی، بیت بازی کے علمی مقابلہ جات بھی کروائے گئے۔ 3 حلقہ جات نے صنعتی نمائش کا انعقاد کیا۔ حلقہ جات میں کلاسز لگا کر اطفال کو کمپیوٹر استعمال کرنا، سائیکل کو پنکچر لگانا، ٹائپنگ اور جلد سازی سکھائے گئے۔

رپورٹ کے بعد محترم مہمان خصوصی نے اعزاز پانے والے اطفال اور حلقہ جات میں انعامات تقسیم کئے اور اطفال کو نصائح کیں۔ دعا کے ساتھ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ مہمانان اور حاضرین کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

اکسیر اوجاع
جوڑوں کی درد کی مفید دوا
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
PH:047-6212434,6211434

دوسرا سالانہ اجتماع واقفین نو

(شعبہ وقف نو لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے شعبہ وقف نو لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کو دوسرا سالانہ اجتماع واقفین نو بچگان کلاس ششم تا نہم مورخہ 30 نومبر 2013ء کو بیت الناصر دارالرحمت غربی میں کروانے کی توفیق ملی۔ افتتاحی اجلاس پونے 9 بجے صبح تلاوت اور نظم کے ساتھ شروع ہوا۔ اس اجلاس کے مہمان خصوصی محترم آصف جاوید چیمہ صاحب صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ تھے۔ آپ نے توحید باری تعالیٰ، تعلق باللہ اور سچائی اور مکرم رشید احمد طیب صاحب مربی سلسلہ نے مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود کی اہمیت و برکات کے موضوع پر تقاریر کیں۔

دن ساڑھے دس بجے ورزشی مقابلہ جات میں 100 میٹر دوڑ، کلائی پکڑنا اور ثابت قدمی کے مقابلہ جات کروائے گئے۔ 135 واقفین نو بچوں کا طبی معائنہ کروایا گیا۔ مکرم مبشر محمود صاحب مربی سلسلہ نے سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر سلائیڈز کے ذریعہ بچوں کو معلومات بہم پہنچائیں۔ نماز ظہر و عصر ادا کرنے کے بعد بچوں کو کھانا پیش کیا گیا اور کھانے کے بعد 2 بجے دوپہر علمی مقابلہ جات کروائے گئے جس میں تلاوت، نظم اور تقریر کے مقابلہ جات شامل تھے۔ اس اجتماع میں 41 حلقہ جات کے 248 واقفین نو کے ساتھ کل حاضری 309 تھی۔ تمام علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں کلاس ششم، ہفتم اور ہشتم، نہم کے دو معیار تھے۔

اختتامی تقریب شام ساڑھے 4 بجے شروع ہوئی جس کے مہمان خصوصی محترم سید قمر سلیمان احمد صاحب وکیل وقف نو تحریک جدید تھے۔ تلاوت و نظم کے بعد محترم مہمان خصوصی نے اعزاز پانے والے واقفین نو بچوں میں انعامات تقسیم کئے اور بچوں کو اپنی قیمتی نصائح سے نوازا۔ مکرم محمد ماجد اقبال صاحب سیکرٹری وقف نو لوکل انجمن احمدیہ نے مہمان خصوصی، مہمانان اور تمام واقفین نو بچوں کا شکریہ ادا کیا اجتماعی دعا کے ساتھ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ آخر پر مہمانان کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

ولادت

مکرمہ حلیمہ بی بی صاحبہ دارالعلوم وسطی ربوہ تحریر کرتی ہیں کہ خاکسار کے چھوٹے بیٹے مکرم افتخار احمد انور صاحب کارکن دفتر روزنامہ الفضل کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے دو بیٹیوں امۃ البصیر اور عطیۃ المصور کے بعد مورخہ 10 فروری 2014ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کا نام ابصار احمد انور عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم عطا محمد صاحب سلانوالی ضلع سرگودھا کا نواسہ اور مکرم حکیم محمد یار صاحب آف جل بھٹیاں ضلع چنیوٹ کا پوتا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک خادم دین، خلافت کا وفادار بنائے اور والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک کا باعث ہو۔ آمین

منفرد روبوٹک کیمرا سویڈن میں ایسا منفرد روبوٹک کیمرا تیار کیا گیا ہے جو بیک وقت خشکی اور پانی میں حرکت کر کے ویڈیوز بنا کر نگرانی کی خدمات سرانجام دیتا ہے۔ حشرات الارض کی آنکھ سے مشابہ یہ روبوٹک کیمرا پانی اور خشکی میں ایک عام گیند کی طرح حرکت کر کے نگرانی کرنے کے ساتھ ساتھ ویڈیوز کی شکل میں معلومات بھی فراہم کرتا ہے۔ یہ روبوٹک کیمرا 6 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چلنے کی صلاحیت رکھتا ہے جبکہ خشکی اور پانی میں ان تمام جگہوں پر باآسانی پہنچ جاتا ہے جہاں انسان کی پہنچ ناممکن ہوتی ہے۔ (دنیا 25 جولائی 2013ء)

30 فیصد پاکستانی نصاب کے علاوہ بھی کتابیں پڑھنا پسند کرتے ہیں گیلانی ریسرچ فاؤنڈیشن کے ایک حالیہ سروے کے مطابق صرف 30 فیصد پاکستانیوں کا کہنا ہے کہ وہ نصاب کے علاوہ بھی کتابیں پڑھتے ہیں۔ سروے میں ملک بھر سے شماریاتی طور پر منتخب مرد و خواتین سے یہ سوال پوچھا گیا کہ کیا آپ کتابیں وغیرہ پڑھتے ہیں یا نہیں جس کے جواب میں 30 فیصد افراد نے ''ہاں'' میں جواب دیا۔ (روزنامہ دنیا 21/اگست 2013ء)

The Vision of Tomorrow
New Haven Public School
Multan Tel :061-6779794

فاران ریسٹورنٹ لذیذ کھانے۔ عمدہ ماحول
فاران ریسٹورنٹ اب صبح 10 بجے سے رات 10 بجے تک بغیر کسی وقفہ سے کھلا کرے گا۔ جس میں چکن کڑاہی، مٹن کڑاہی، قوفتے، دال ماش، چکن فرائیڈ رائس، ایگ فرائیڈ رائس، چکن کارن سوپ، چکن تکہ چپل کباب، شامی کباب مچھلی اور کٹلس وغیرہ دستیاب ہوں گے۔ ''فاران سپیشل'' میں چکن مکھنی کڑاہی، چکن بون لیس مکھنی، چکن پیپر چلی شامل ہیں۔
مختلف تقریبات کے لئے وسیع گراسی پلاٹ اور لذیذ کھانے آرڈر پر تیار کئے جاتے ہیں۔
فاران ریسٹورنٹ پر صبح 10 بجے سے چائے کے لوازمات بھی نہایت عمدہ اور تازہ مثلاً سینڈوچ، کٹلس، پکوڑے مہیا ہوں گے۔ شام کی چائے کا بھی اچھا انتظام ہے۔ دعوتوں اور پارٹیوں کا خصوصی انتظام کیا جاتا ہے۔
فاران ریسٹورنٹ
مبشر مارکیٹ ریلوے روڈ فون: 0476213653
دارالرحمت غربی ربوہ محمد اسلم: 0331-7729338

ربوہ میں طلوع و غروب 11۔ مارچ

طلوع فجر	5:03
طلوع آفتاب	6:22
زوال آفتاب	12:19
غروب آفتاب	6:16

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

11 مارچ 2014ء

1:50 am	راہ ہدیٰ
3:30 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 16 مئی 2008ء
8:25 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 4/اپریل 2008ء
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	گلشن وقف نو۔ خدام الاحمدیہ یکم دسمبر 2013ء
1:25 pm	سوال و جواب 26 مارچ 1995ء
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 7 مارچ 2014ء (سندھی ترجمہ)
11:20 pm	گلشن وقف نو

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز بہتر تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد فون 2647434

کسی بھی معمولی یا پیچیدہ خطرناک آپریشن سے پہلے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

البشیرز اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، ربوہ 0300-4146148
فون شوروم پتوکی 049-4423173 - 047-6214510

FR-10